REGD No. L. 5254 25

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل

ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

۸ رمضان المبارک ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۲ آنے

جلد ۴۶/۱۱ | ۹ شہادت ۱۳۳۶ھش | ۹ اپریل ۱۹۵۷ء | نمبر ۸۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

مقبوضہ کشمیر کو ہندوستان میں شامل کرنے کے خلاف امریکہ کا احتجاج

ایوان نمائندگان کی تصرف کمیٹی میں جان فوسٹر ڈلس کی تقریر

واشنگٹن ۸ اپریل۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فوسٹر ڈلس نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر کو بھارتی علاقے میں شامل کرنے کے خلاف امریکہ ہندوستان سے احتجاج کر رہا ہے۔ یہ بات مسٹر ڈلس نے ۲۹ جنوری کو امریکی ایوان نمائندگان کی تصرف سب کمیٹی میں بعض سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہی تھی۔ اس سب کمیٹی کی کارروائی کے بعض حصے اب شائع کئے گئے ہیں۔ جب مسٹر ڈلس سے یہ سوال کیا گیا کہ آیا امریکہ مقبوضہ کشمیر کو بھارتی علاقے میں شامل کرنے کے خلاف ہندوستان سے احتجاج کر رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا۔ بے شک۔ نیز اسی سلسلے میں انہوں نے مزید کہا ہم نے چند روز پیشتر سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی تھی جو متفقہ طور پر منظور ہو گئی ہے۔ صرف روس نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ میرے خیال میں ہندوستان نے "مقبوضہ کشمیر کی شمولیت کے متعلق جو کارروائی کی ہے۔ وہ ناقابل تنسیخ نہیں ہے نیز کہا میرے نزدیک ہندوستان نے ابھی کسی تسلی بخش تصفیہ کے دروازے بند نہیں کئے ہیں۔

ہنگامی کابینہ اور مشومی پارٹی

جاکرتا ۸ اپریل۔ انڈونیشیا کی مشومی پارٹی نے صدر سوئیکارنو کی ہنگامی کابینہ میں شامل ہونے سے انکار کر دیا ہے۔ گذشتہ جمعہ کے روز صدر نے سیاسی پارٹیوں کے ۶۹ لیڈروں کو مشورے کے لئے بلایا تھا ان میں سے ۵۸ لیڈروں نے صدر کی پیشکش کو قبول کر لیا۔ اور گیارہ نے اسے مسترد کر دیا۔

گورنر اور ڈاکٹر خان صاحب کراچی پہنچ گئے

کراچی ۸ اپریل گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی کل بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ معطل وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب بھی وفاقی دارالحکومت میں پہنچ گئے ہیں۔

اعلان برائے جماعت ہائے احمدیہ پاکستان و شاخہائے مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس انصار اللہ

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جیسا کہ میں نے اس سال جلسہ پر اعلان کیا تھا جلسہ سالانہ کی دو تقریروں یعنی "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" اور "خلافت حقہ اسلامیہ" کا امتحان لیا جائے گا۔ یہ دونوں لیکچر الگ الگ چھپ گئے ہیں۔ اور اگر دونوں اکٹھے لئے جائیں۔ تو ان کی ایک روپیہ قیمت ہے۔ لیکن اگر زیادہ مقدار میں لئے جائیں تو اس سے سستے پڑ جائیں گے۔ پس ہر جماعت احمدیہ و شاخ مجلس خدام الاحمدیہ اور شاخ مجلس انصار اللہ کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی جماعت کے تمام افراد کا جائزہ لے کر حسب ضرورت کتابیں شرکت اسلامیہ سے منگوا لے۔ اور جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ افراد کو امتحان میں شریک کرنے کی کوشش کرے۔ پرائیویٹ سکرٹری کو جب مختلف جماعتوں کی طرف سے اطلاع مل جائے گی۔ کہ کتنے آدمی اس جماعت میں امتحان دینا چاہتے ہیں۔ تو اسی تعداد میں امتحان کے پرچے رجسٹری کر کے بھجوا دیئے جائیں گے۔ مگر یہ اطلاع دو ہفتہ کے اندر اندر مرکز میں پہنچ جانی چاہیئے۔ کیونکہ کثیر تعداد میں امتحان دینے والوں کی وجہ سے امتحان کے پرچے چھپوانے پڑیں گے۔ اور اس پر وقت لگتا ہے۔ ہر جگہ کے امراء اور زعماء کو جماعت میں سے قابل اعتماد نگران چن لینے چاہئیں۔ جو کہ اپنی اپنی جگہ کے امتحان دینے والوں کی نگرانی کریں۔ اور پھر پرچے محفوظ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کو رجسٹری بھجوا دیں۔ تاکہ وقت پر نتیجہ شائع ہو سکے۔ امتحان کی تاریخ غالباً جون کے پہلے ہفتہ میں ہو گی۔ اور امتحان دینے والوں کی تعداد معلوم ہونے پر امتحان کے پرچے بھی چھپوا لئے جائیں گے۔ اور تاریخ کا بھی اعلان کر دیا جائے گا۔

مرزا محمود احمد

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ر اپریل ۱۹۵۷ء

امن کو ناپنے کا ایک ہی پیمانہ ہے

الفضل کی ایک حالیہ گذشتہ اشاعت میں ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے عیسائیوں کے جواب میں جو جلسہ منعقد ہوا تھا۔ اور احراریوں نے جس طرح دھاندلی مچا کر اس کو بند کروایا۔ اس کے متعلق خبر شائع کر چکے ہیں۔

واقعات سادہ ہیں۔ کئی روز سے عیسائی پادری آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اسلام کے خلاف جلسے منعقد کر کے پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ اور مسلمان اہل علم حضرات کو چیلنج پر چیلنج دے رہے تھے۔ مگر ادھر سے صدائے برنخواست کا معاملہ تھا۔ جس پر عیسائی اور بھی بپھرے جا رہے تھے۔ اور اسلام کی کھلم کھلا تضحیک ہو رہی تھی۔ جب احمدیوں سے یہ نہ دیکھا گیا۔ اور انہوں نے عیسائیوں کے جواب میں جلسہ منعقد کیا تو ہمارے ان مسلمان دوستوں کو جو تبلیغ اسلام کے پردہ میں تحفظ ختم نبوت کا ڈھونگ رچا کر عوام کے دلوں میں حکومت کے خلاف باغیانہ خیالات کی تخم ریزی کرتے رہتے ہیں۔ اور اشتعال انگیزی کر کے فساد فی الارض سے پاکستان کی سرزمین کو انارکی کی آماجگاہ بنانے کے لئے طرح طرح کے سوانگ بھرتے رہتے ہیں۔ اسلام کا اس طرح احمدیوں کے ذریعہ دفاع پسند نہ آیا۔ اور انہوں نے جلسہ پر ہلہ بول دیا۔ اور اتنا ہلڑ مچایا۔ کہ آخر ارباب نظم و نسق کو ناچار جلسہ ختم کرنے کا اقدام لینا پڑا۔

ہمیں ان لوگوں سے تو کچھ کہنا نہیں۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے۔ اور وہ پاکستان میں فساد فی الارض کے ارادوں سے باز آجائیں۔ لیکن ہم ان لوگوں کی خدمت میں ضرور کچھ گذارش کرنا چاہتے ہیں۔ جو پاکستان کے جمہوری جمع اسلامی دستور کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ وہ دستور جس میں خاص طور پر آزادی ضمیر۔ آزادی اظہار خیال اور آزادی تبلیغ کی دفعات رکھی گئی ہیں۔ اور ان کو انسان کے پیدائشی حق سے تعبیر کیا گیا ہے۔ آہ پاکستان کے اس دستور کی دھجیاں چند عاقبت نا اندیش لمبی لمبی ریشں مبارک چہروں پر اوڑھے ہوئے اسلام کے نام پر جان و مال قربان کرنے کے ادعا کرنے والے مفسدین کے ہاتھوں سے فضا میں اس طرح اڑتی ہوئی دیکھ رہے ہیں۔ اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ کیا ان کی آنکھوں کے سامنے اسلامی اصولوں کی توہین نہیں ہو رہی؟ کیا ان کو محسوس نہیں ہو رہا؟ کہ یہ لوگ کس طرح اسلام اور جمہوریت کا مذاق اڑا رہے ہیں؟

پھر یہ جلسہ اسلامی فرقوں کے لحاظ سے کوئی فرقہ وارانہ جلسہ نہیں تھا۔ بلکہ ان عیسائی پادریوں کی دریدہ دہنیوں کا منہ بند کرنے کے لئے تھا۔ جنہوں نے ہر طرف سے اسلام کو گھیر رکھا ہے۔ جنہوں نے غیر تو غیر اسلامی ممالک کے مرکزوں میں حضرت مسیح علیہ السلام کی خدائی کا جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ اور رات دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک اور اسلام کے مقدس اصولوں کے خلاف تحریر و تقریر سے حملے کرتے رہتے ہیں۔ کروڑوں روپوں کا لٹریچر ہر زبان میں چھپوا کر مسلمانوں کے گھروں۔ بچوں۔ بچیوں۔ جوانوں اور بوڑھوں کو تقسیم کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کے سوانگ بھر بھر کر یسوع مسیح کی خدائی کی مشرکانہ تعلیم ہمارے سادہ لوح اور نادان عوام میں پھیلائی جا رہی ہے۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ختم نبوت کے محافظوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ چہ جائیکہ وہ آگے بڑھ کر عیسائی منچلوں کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کریں۔ اور ہمارے ہی گھروں میں داخل ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی توہین کرنے والوں کو جواب دیں۔ وہ الٹا ان لوگوں کے ہی راستہ میں حائل ہو رہے ہیں۔ جو اس کام کے لئے آگے آتے ہیں۔

اہل حدیث کے ترجمان الاعتصام نے بریلویوں کی چیرہ دستیوں کا شکوہ کرنے کے ساتھ ہی اس بات پر فخر کا اظہار کیا تھا۔ کہ ہم نے نعوذ باللہ احمدیوں کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ اور وہ کوئی جلسہ جلوس نہیں کر سکتے۔ ہم پوچھتے ہیں۔ کیا یہی کمال ہے۔ جس پر آپ پھولے نہیں سماتے۔ کہ نہ تو خود نکل کر عیسائیوں کے اعتراضوں کا جواب دے سکتے ہیں۔ اور "ختم نبوت" کی دولت اس طرح برباد ہوتی اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں۔ اور دم نہیں مار سکتے۔ اور نہ دوسروں کو کام کرنے دیتے ہیں۔ بلکہ جب احمدی ان مشرکین کے حملوں کو روکنے کے لئے میدان میں نکلتے ہیں۔ تو آپ کی تمام مفسدانہ ذہنیت یکدم حرکت میں آجاتی ہے۔ کیا یہی ناز ہے آپ کو؟ ہم پوچھتے ہیں۔ کیا آپ کا یہی اسلام ہے؟

اہل حدیث کہیں گے ہم تو نہیں وہ تو احراری ہیں۔ جنہوں نے شور و شر بپا کیا۔ مگر یاد رکھیئے۔ جب آپ ان کی مچائی ہوئی دھاندلیوں پر خوش ہوتے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ خاموشی اختیار کرتے ہیں۔ بلکہ خوش ہوتے ہیں۔ تو آپ بھی احراری ہیں۔ اور جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ اس کے آپ بھی ویسے ہی ذمہ دار ہیں۔ جیسے کہ وہ ہیں۔ آپ بھی اور مودودی بھی اور تمام وہ لوگ جو دستور پاکستان کی اس طرح دھجیاں اڑتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اور ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا نقشہ بنے ہوئے ہیں۔

جب آپ کا یہ حال ہے۔ تو اپنے معاملات میں آپ کس طرح انصاف کی اپیل کرتے ہیں۔ کس منہ سے آپ کہتے ہیں۔ کہ پاکستان کے موجودہ حالات ملک میں ہر قسم کا امن چاہتے ہیں۔ جب امن کی متاع کو آپ اپنے سامنے اس طرح لٹتا ہوا اور عدل و انصاف کے محل کو جلتا ہوا دیکھتے ہیں۔ اور کچھ نہیں کرتے۔ تو امن کوئی اندھا تو نہیں ہے۔ اور عدل و انصاف کوئی گھر کی لونڈی تو نہیں۔ کہ جب ان کو پکارو گے۔ تو وہ دوڑتے ہوئے آئیں گے۔

اگر اہل حدیث کی مساجد پر ناجائز قبضہ کرنے سے ملک کا امن برباد ہوتا ہے۔ تو احمدیوں کا جلسہ منتشر کرنے سے بھی ہوتا ہے۔ امن کو ناپنے کا پیمانہ تمہارے لئے اور ہمارے لئے جدا نہیں۔ ایک ہی پیمانہ ہے۔ آج تخریبی عناصر ہم کو تنگ کرتے ہیں۔ تو کل تو دور ہے آج ہی وہ آپ کو بھی تنگ کریں گے۔ اس لئے آؤ۔ آؤ۔ اس فتنہ کا سدباب کرنے کے لئے سب اٹھ کھڑے ہوں۔ اور اس وقت تک دم نہ لیں۔ جب تک پاکستان سے اس کا نام و نشان نہ مٹ جائے۔

اخبار پیغام صلح سے مطالبہ

وہ محمد صدیق ساکن لیہ کے اٹھائیس برس سے جماعت مبایعین میں ہونے کا ثبوت دے

از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس ربوہ

ہم نے ایڈیٹر صاحب پیغام صلح کے اس خط کا جو انہوں نے اپنے پرچہ ۲۰ر مارچ میں محمد صدیق از لیہ کا شائع کیا تھا۔ جواب دیتے ہوئے اس شبہ کا اظہار کر دیا تھا۔ کہ یہ کسی منکر خلافت کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ اب ہمیں مکرم پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ ماسٹر امیر عالم صاحب بی اے کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ محمد صدیق صاحب جس کی فسخ بیعت کا اخبار پیغام صلح میں اعلان شائع ہوا ہے۔ نام کا کوئی احمدی یہاں موجود نہیں ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"سنہ ۱۹۲۸ء سے لیکر تا ایندم جماعت احمدیہ لیہ ضلع مظفر گڑھ میں اس نام کا کوئی شخص احمدی نہیں ہوا۔ چند روز ہوئے پیغام صلح میں یہ اعلان پڑھنے کے بعد ایک غیر مبایع صاحب محمد صدیق مذکور کی تلاش میں موضع کروڑ لالیعن سے یہاں آئے تھے۔ وہ مجھ سے بھی ملے تھے۔ میں نے انہیں بتایا تھا۔ کہ اس نام کا کوئی شخص لیہ میں موجود نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ میرے مشورے پر مقامی ڈاکخانہ میں لیہ پوسٹمینوں سے ملے۔ کیونکہ ان کے کہنے کے مطابق محمد صدیق مذکور نے کسی لیہ پوسٹمین کا پتہ نزد لائبریری شائع کروایا تھا۔ مگر سب نے اس شخص کے بارے میں قطعی لاعلمی کا اظہار کیا۔ بعد میں ہم نے بھی لیہ میں اس خیال سے اس کی تلاش کی۔ کہ شاید وہ باہر سے نیا آیا ہو۔ مگر اب تک کوئی پتہ نہیں لگ سکا۔"

ہماری تحقیق و تفتیش تو ایسے معروف اور بقول ایڈیٹر پیغام صلح "فہمیدہ صاحب" کے جو بقول اس کے ۲۸ سال سے جماعت مبایعین میں شامل تھا۔ ناکام رہی ہے۔ اب ہم ایڈیٹر پیغام صلح سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ صاحب مکتوب کا اصل مقام اور پتہ بتائے۔ اور اس کے ۲۸ سال سے مبایع ہونے کا ثبوت پیش کرے۔ اور اس جماعت کا پتہ دے۔ جس کے ساتھ وہ ملحق ہو۔ اور اسے چندہ وغیرہ دیتا رہا ہو۔

انڈونیشیا کی احمدی جماعتوں کی آٹھویں سالانہ کانفرنس کی روئداد

کانفرنس کے انعقاد میں شدید مشکلات کا سامنا احباب جماعت کی قابل قدر قربانی

از مکرم میاں عبد الحی صاحب مبلغ انڈونیشیا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

جماعت ہائے احمدیہ انڈونیشیا کی ساتویں سالانہ کانفرنس میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ ہماری آٹھویں سالانہ کانفرنس کا انعقاد میدان میں ہوگا۔ میدان کا شہر شمالی سماٹرا کا دار الحکومت ہے آبادی کے لحاظ سے بھی اور مذہبی۔ سیاسی اور ثقافتی لحاظ سے بھی یہ سماٹرا کا سب سے اہم شہر ہے۔ اور انڈونیشیا کے اہم اور بڑے شہروں کی صف اول میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ یہاں لاکھوں روپے کے خرچ سے ایک اسلامی یونیورسٹی بھی قائم کی گئی ہے۔

کانفرنس کے سلسلہ میں تیاریاں

ساتویں سالانہ کانفرنس کے اختتام کے تھوڑا عرصہ بعد ہی آٹھویں کانفرنس کے لئے تیاری شروع کرائی گئی تھی۔ سب سے پہلا قدم یہ اٹھایا گیا۔ کہ مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے پاڈنگ (وسطی سماٹرا) کے مبلغ مکرم جناب مولوی امام الدین صاحب کو ایک ماہ کے لئے میدان بھجوا دیا۔ تاکہ آپ وہاں کی جماعت کے حالات کا جائزہ لے کر ضروری اقدام شروع کر دیں۔ جناب مولوی صاحب موصوف نے علاوہ دوسرے امور کے یونیورسٹی کے اسلامی طلباء کی ایسوسی ایشن میں احمدیت کے متعلق ایک تقریر بھی کی۔ تقریر کے بعد کافی دیر تک سوال و جواب کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ میدان ریڈیو نے بھی اس جلسہ کی خبر نشر کی تھی۔

اس کے بعد اکتوبر کے مہینہ میں مکرم جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ خود میدان تشریف لے گئے۔ اور اپنی نگرانی میں کانفرنس کے لئے انتظامات کو تیز تر کیا۔ کانفرنسوں میں شامل ہونے والوں کے لئے رہائش کا سوال ہمیشہ ہی اور ہر جگہ ہی بڑا اہم ہوتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ جماعت کے پاس مکانوں کی قلت ہے جماعت (میدان) نے اس امر کا فیصلہ کیا۔ کہ کانفرنس کے دنوں میں تین مکانات مہمانوں کے لئے مکمل طور پر خالی کرائے جائیں گے۔

مکرم جناب شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ نے مکرم مولوی عبد الواحد صاحب سماٹری مبلغ وسطی جاوا کو بھی نومبر کے آخر میں (میدان) بھجوا دیا جماعت میدان نے میدان اور اس کے قرب کے علاقہ میں متعدد بار مولوی صاحب موصوف کی تقاریر کا انتظام کیا۔

اسی طرح سے جاکرتا کی جماعت نے بھی ۱۰ ۱۲/۵۶ کو جاکرتا میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔

جاوا کی جماعتوں میں تحریک

انڈونیشیا کا ملک کم و بیش تین ہزار چھوٹے چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے۔ اس لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے اکثر بحری سفر کرنا پڑتا ہے ظاہر ہے کہ بحری سفر خشکی کے سفر کی نسبت زیادہ تکلیف دہ اور اخراجات کے لحاظ سے بھی زیادہ بار کا موجب ہوا کرتا ہے۔ ادھر انڈونیشیا کی جماعتوں کا معتد بہ حصہ مغربی جاوا کے علاقہ میں واقعہ ہے۔ اس لئے اگر کانفرنس، جاکرتا۔ بانڈونگ تاسیک ملایا۔ گاروت، سوکا بومی اور بوگوا وغیرہ مغربی جاوا کے شہروں میں منعقد ہو، تو کانفرنس میں شامل ہونے والوں کی ایک کثیر تعداد کو بہت کم خرچ کرنا پڑتا ہے۔ برخلاف اس کے دوسرے علاقہ خصوصاً دوسرے جزیرہ اور دوسرے جزیرہ کے بھی شمالی حصہ یعنی میدان میں کانفرنس کی صورت میں احباب جماعت کو عام حالات سے کئی گنا زیادہ اخراجات کا متحمل ہونا ضروری تھا۔

ان حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ خدشہ تھا۔ کہ شائد جاوا کی جماعتوں میں سے بہت تھوڑے احباب اپنے آپ کو میدان کی کانفرنس میں شمولیت کے لئے پیش کریں۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ مغربی جاوا کے لوگ روایتی طور پر سمندر کا سفر کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ اس لئے مبلغین اور عہدہ داران مرکزیہ کے بعض ممبران نے اس سلسلہ میں خاص کوشش کی۔ اور جماعتوں کو خطبات جمعہ، خطوط اور زبانی ملاقاتوں کے ذریعہ اس سال کی کانفرنس کی اہمیت کی طرف متواتر اور بار بار توجہ دلائی جاتی رہی۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالے کے فضل سے امید سے بڑھ کر احباب نے میدان جانے کے لئے اپنے نام پیش کئے۔

کانفرنس کے سلسلہ میں بعض مزید مشکلات

(۱) کانفرنس میں شامل ہونے والوں کو کم و بیش تین ہفتہ کی مدت کے لئے اپنی جگہ سے باہر رہنا ضروری تھا۔ یعنے بحری سفر میں۔ آمد و رفت میں قریباً آٹھ روز۔ جلسہ کے ۵ ایام اور میدان سے واپس آتے وقت جہاز کی انتظار میں قریباً ۵ روز۔ اسی طرح سے اپنی اپنی جگہوں سے جاکرتا آنے اور واپس جانے میں دو روز لگتے تھے۔ کاروباری افراد کے لئے بھی اور ملازمین کے لئے بھی اتنی مدت باہر رہنا بہت ہی مشکل اور پیچیدہ امر تھا، ملازمین نے کئی ماہ قبل رخصتوں کے لئے درخواستیں دیں۔ اور بڑی کدوکاوش کے بعد انہیں اس میں کامیابی حاصل ہوئی۔ کاروباری احباب نے بھی قربانی کا نمونہ پیش کیا۔ اور اس کام کو جہاد سمجھتے ہوئے اس میں شرکت کے لئے اپنا نام پیش کر دیا۔

(۲) اس دفعہ دو اور اہم کانفرنسیں میدان میں ہو رہی تھیں۔ یعنے ایک تو انڈونیشیا کی تیسری بڑی سیاسی پارٹی یعنے نہضۃ العلماء اپنا آٹھواں مؤتمر منعقد کر رہی تھی۔ دوسرے یہاں کے ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن بھی اپنی کانفرنس منا رہی تھی۔ اس لئے ہمیں جہاز میں Booking کے لئے بھی کافی مشکلات پیش آئیں۔

(۳) جماعت میدان کو بھی سخت فکر تھی۔ ان کی طرف سے بار بار بذریعہ خطوط دریافت کیا جاتا تھا۔ کہ کتنے دوست شامل ہو رہے ہیں۔ کیونکہ نہضۃ العلماء کی کانفرنس بھی وہاں ہو رہی تھی۔ اس لئے میدان کی جماعت کے احباب کے دلوں میں یہ شدید خواہش تھی کہ دوست زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہوں تاکہ ہم دوسروں سے پیچھے نہ رہیں

اس دفعہ کی کانفرنس کا پروگرام

اس دفعہ ہمارا پروگرام مندرجہ ذیل حصوں پر مشتمل تھا

الف استقبالیہ جلسہ۔ انڈونیشیا میں جب بھی کوئی جماعت یا پارٹی اپنی کانفرنس منعقد کرتی ہے۔ عام طور پر اس سے قبل ایک استقبالیہ میٹنگ کی جاتی ہے جس میں دوسری پارٹیوں اور سوسائٹیوں کے نمائندگان اور حکومت کے محکموں کے Heads کو مدعو کر کے ان کے سامنے اپنی کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کئے جاتے ہیں اور بعد میں حاضرین کو بھی اختصار کے ساتھ اپنے خیالات اور جذبات کے اظہار کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ اس سال یہ استقبالیہ جلسہ ۲۸-۲۹ کی درمیانی رات کو منعقد ہونا تھا۔ جس کے لئے دعوت نامے بھجوائے گئے تھے۔ اس موقعہ پر تقسیم کرنے کی غرض سے لٹریچر بھی مہیا کیا گیا تھا۔

(ب) تبلیغی جلسہ۔ اس دفعہ دو تبلیغی جلسے رکھے گئے تھے، ایک میدان میں اور دوسرا Tebing Tinggi میں اس موقعہ پر تقسیم کے لئے بھی لٹریچر ساتھ رکھا گیا تھا۔ اور جلسہ میں شمولیت کے لئے عام اعلان کے علاوہ باقاعدہ دعوت نامے بھی جاری کئے گئے تھے۔

(ج) جماعت کا مشاورتی اجلاس جس میں جماعت کی ترقی کے لئے تجاویز پیش ہو کر

ان پر بحث کی جاتی ہے۔ اور سال گذشتہ کے کام کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے۔ اسی طرح اس موقعہ پر مجالس انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ۔ ناصرات الاحمدیہ بھی اپنے سالانہ اجلاس کر کے اجتماعی میٹنگ میں اپنی رپورٹ پیش کیا کرتی ہیں۔

کانفرنس کے سلسلہ میں نشریات کا انتظام

(الف) لوکل اور مرکزی اخبارات میں کانفرنس کے متعلق خبریں شائع کی گئیں۔ اور نیوز ایجنسیز کو خبریں مہیا کی گئیں۔

(ب) مرکزی اور لوکل ریڈیو سے بھی کانفرنس کے سلسلہ میں خبریں نشر کی جاتی رہیں

(ج) لوکل پریس (میدان) کے لوگوں کو اطلاع دی گئی۔

(د) جماعت میدان نے قریباً تیس مقامات پر کپڑوں پر جلسہ کے متعلق اعلانات لکھ کر آویزاں کئے۔

روانگی

۱۲/۵۶ ۲۰ کی شام تک اکثر جماعتوں کے دوست جاکرتا پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے رات مسجد ہدایت میں بسر کی۔ صبح ۱۲/۵۶ ۲۱ کو اجتماعی دعا کے بعد دوست بندرگاہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اس موقع پر ہمارے ایک مخلص احمدی انسپکٹر پولیس جناب احمد صاحب نے ٹرکوں اور موٹروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ دوست ۱۱ بجے کے قریب بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ کسٹم میں سامان وغیرہ کے معائنہ کے بعد Ophir جہاز پر سوار ہو گئے۔ بعض احباب جماعت کو نہایت تنگ جگہ ملی۔ خود مبلغین میں سے جناب سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ، جناب ملک عزیز احمد صاحب اور خاکسار عبد الحی کو جماعت کی خاطر جگہ تلاش کرنے اور سامان وغیرہ کا انتظام کرنے کی وجہ سے کئی گھنٹوں کی تگ و دو کے بعد جگہ ملی۔ اس موقعہ پر کئی مخلصین جماعت نے نہایت جانفشانی سے مستورات اور دوسرے احباب جماعت کا سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا۔ ان میں جناب صدر صاحب، عہدیداران اعلیٰ روڈن ہدایت اور نائب صدر صاحب شکری برنادی اور خدام الاحمدیہ باندونگ کے قائد ذینی مصر الدین صاحب اور محمد صالح صاحب از جاکرتا خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

تختہ جہاز پر

ہمارا جہاز قریباً ۲ بجے شام بندرگاہ سے روانہ ہوا۔ باوجود اس کے کہ جگہ کی قلت کی وجہ سے جماعت مختلف مقامات پر بٹی ہوئی تھی۔ پھر بھی روانگی کے وقت باقاعدہ باجماعت نماز ادا کی گئی۔ جس روز ہم روانہ ہوئے ہیں، اسی وقت صبح کے وقت اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ کہ وسطی سماٹرا کا نظم و نسق فوج کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر ہمیں یہ خدشہ پیدا ہوا۔ کہ کہیں شمالی سماٹرا میں بھی ایسی حالت نہ پیدا ہو جائے۔ لیکن اس کے باوجود ہم نے یہی مناسب سمجھا۔ کہ ہرچہ بادا باد کہتے ہوئے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے روانہ ہو جائیں۔ ۱۲/۵۶ ۲۳ مغرب کے وقت ریڈیو کے ذریعہ سے اسی خبر کا علم ہوا۔ کہ میدان میں بھی فوج نے نظم و نسق پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس خبر کے تین گھنٹہ بعد ہمیں جہاز میں ہی جاکرتا کی جماعت کی طرف سے اس مضمون کی تار ملی، کہ میدان کے سیاسی حالات خراب ہیں۔ اس لئے آپ لوگ واپس جاکرتا آ جائیں۔

۱۲/۵۶ ۲۴ کی صبح کو ہمیں علم ہوا۔ کہ ہمارا جہاز جو کہ پروگرام کے مطابق ۱۲/۵۶ ۲۴ کی صبح کو میدان پہنچنا چاہیئے تھا۔ مرکزی حکومت کے حکم پر میدان کے قریب پہنچ کر واپس مڑ گیا ہے۔ اور یہ کہ وسطی سماٹرا کے ایک جزیرہ Tand jung Pinang میں جنگی اسلحہ چھوڑ کر پھر ۱۲/۵۶ ۲۶ کو میدان واپس پہنچ جائے گا۔

اس نئی صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے مبلغین اور عہدیداران اعلیٰ کی میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ کے فیصلہ کے مطابق میدان کی جماعت کو تار دی گئی۔ کہ وہ ہمیں بذریعہ تار اس امر سے مطلع کریں، کہ آیا وہاں کانفرنس منعقد کی جا سکتی ہے یا نہیں۔ جماعت جاکرتا کو تار دی گئی۔ کہ ہم جہاز میں محفوظ و مصئون ہیں۔ اور یہ کہ دوسرے حالات کے متعلق بعد میں اطلاع دی جائے گی۔ جہاز Tandjung pinang کے قریب سے بھی واپس ہو کر سنگاپور کے قریب ایک انڈونیشین جزیرہ Samfu کے جوار میں آ ٹھہرا۔ Tand Jung Pinang میں بھی ایسے حالات پیدا ہو گئے تھے۔ کہ وہاں اسلحہ چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔ اس پر جہاز کے کپتان کو مرکزی حکومت نے واپس جاکرتا آنے کا حکم دیا۔

دوسرے روز یعنی ۱۲/۵۶ ۲۵ کو ہمیں میدان کی جماعت نے تار کے ذریعہ اطلاع دی۔ کہ وہاں جلسہ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن چونکہ جہاز جاکرتا واپس جا رہا تھا۔ اس لئے یہ بات ہمارے اختیار سے باہر تھی۔ اس پر حضور کی خدمت میں تار دی گئی۔ کہ ہم موجودہ حالات کی وجہ سے میدان [illegible] میں کانفرنس منعقد نہیں کر سکیں گے۔ جاکرتا کی جماعت کو بھی تار دی گئی۔ کہ ہم ۱۲/۵۶ ۲۷ کو واپس جاکرتا پہنچ رہے ہیں۔ ٹرک وغیرہ کا بندوبست کرایا جائے۔ جہاز میں ہی مبلغین عہدیداران اعلیٰ اور جماعتوں کے پریذیڈنٹوں نے یہ فیصلہ کیا۔ کہ جاکرتا جا کر ایک ہنگامی اجلاس بلایا جائے۔ تاہم بالکل ہی خالی ہاتھ واپس نہ لوٹیں۔ ۱۲/۵۶ ۲۷ کی صبح کو ہم بندرگاہ پر پہنچ گئے۔ جماعت جاکرتا کے دوست بندرگاہ پر بسوں وغیرہ کا انتظام کر کے موجود تھے۔ قریباً ۱½ بجے ہم مسجد ہدایت میں پہنچ گئے۔

جہاز میں ہماری مصروفیات

باوجود اس امر کے کہ دوستوں کو متفرق مقامات پر جگہ ملی تھی۔ اور جگہ کی قلت بھی تھی۔ پھر بھی خدا کے فضل سے باقاعدہ نماز باجماعت کا انتظام رہا۔ غیر از جماعت لوگوں کے لئے یہ اپنی ذات میں ایک عملی تبلیغ تھی۔ چنانچہ کئی لوگ اس سے متاثر ہوئے۔

تبلیغ

بعض احباب کو بعض غیر از جماعت دوستوں سے تبلیغی گفتگو کا موقعہ بھی ملا۔ جن میں سے کئی ایک نے اچھا اثر لیا۔

انتظامات

کھانا لانے اور تقسیم کرنے کا کام خدام کے سپرد تھا۔ باندونگ کی خدام الاحمدیہ کے زعیم اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ (انڈونیشیا) کے عہدیدار ذینی مصر الدین صاحب نے قابل رشک کام کیا۔ ان ہر دو نوجوانوں نے صحیح معنوں میں اپنے آپ کو خادم ثابت کیا۔ اور اپنے آرام کو بالکل بھلا دیا۔ یہ نوجوان کالج میں اعلیٰ تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے لئے مفید وجود بنائے۔ خدام و انصار اللہ کے سپرد یہ کام بھی تھا کہ وہ باری باری رات کے وقت ڈیوٹی دیں۔

انڈونیشیا میں دسمبر کا مہینہ طوفان اور بارشوں کا ہے۔ اس سفر میں بھی ہمیں روزانہ قریباً دو تین بار تیز بارش کا سامنا کرنا پڑتا۔ بعض دفعہ رات کے وقت بارش کی وجہ سے دوستوں کو (مستورات کو بھی) نیند سے بیدار ہو کر اپنے سامان کو محفوظ جگہ رکھنا پڑتا۔ اور گھنٹوں بارش رکنے کی انتظار میں بیٹھنے کے سوا اور چارہ نہ ہوتا۔ Deck میں لگے ہوئے خیمے پرانے اور خستہ ہونے کی وجہ سے بارش کو [illegible] طور پر روک [illegible] نہیں سکتے تھے۔ جہاز میں زیادہ افراد ہونے کی وجہ سے صاف پانی بھی بڑی مشکل سے ملتا تھا۔ بعض دفعہ گھنٹوں انتظار کرنے کے بعد غسل کرنے کی باری آتی۔ اکثر بار سمندر کے نمکین پانی سے ہی وضو کرنا پڑتا۔ لیکن ان تمام مصائب کو افراد جماعت (مردوں اور عورتوں) نے بڑی خوشی سے برداشت کیا۔ کیونکہ جس مقصد کے لئے ہم جا رہے تھے اس کی عظمت کے پیش نظر ان تکالیف کا برداشت کرنا اپنی ذات میں ایک راحت ہے۔ بہرکیف ہم ۱½ بجے مسجد ہدایت میں پہنچ گئے۔ (باقی)

رمضان المبارک میں مربیانِ سلسلہ احمدیہ درس جاری کریں

تمام مربیان سلسلہ احمدیہ کی ہدایت کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق رمضان المبارک میں وہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز میں قرآن کریم کا درس جاری کریں۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تفسیر کبیر کی موجودگی میں ہر جماعت میں درس ہونا چاہیئے۔ ان درسوں میں کوشش کر کے کثرت سے احباب کو شامل کرنا چاہیئے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ احباب فائدہ اٹھا سکیں۔ نیز اس ماہ میں احباب کو خوب بیدار کیا جائے۔ اور دینی کاموں میں پختہ کیا جائے۔ مربیان کو چاہیئے۔ کہ درس کے متعلق اپنی رپورٹ بھی بھجوائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

اعلان برائے طلباء تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

امسال محکمانہ طور پر تعلیمی نصاب میں بعض اہم تبدیلیاں ہو رہی ہیں۔ بالخصوص نئی نویں جماعت کے لئے نیا سلیبس جاری ہو رہا ہے۔ اس لئے طلباء مضامین کا انتخاب سکول کھلنے پر مجھ سے ملنے کے بعد کریں۔ نیز تمام طلباء جیسا کہ میں نے پہلے بھی اعلان کیا تھا۔ سوائے نصاب کی ان کتابوں کے جن کا پڑھنا لازمی ہے۔ اور کوئی کتاب نہ خریدیں۔ سکول انشاء اللہ تعالیٰ ۱۳ اپریل بروز ہفتہ صبح پونے سات بجے کھلے گا۔

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کا کامیاب جلسہ سالانہ

جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں نے اس سال بھی حسب سابق میلہ اسپاں کے موقعہ پر اپنا سالانہ جلسہ مورخہ ۸-۹-۱۰ مارچ کو اپنی جلسہ گاہ میں منعقد کیا۔ مرکز سے بھی مبلغین نے تشریف لاکر حاضرین کو مستفیض فرمایا۔ مورخہ ۸ مارچ بعد نماز عشاء زیر صدارت مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوئی۔ نظم و دعا کے بعد مکرم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی نے "مقام محمد صلے اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کی حقیقت بیان کرتے ہوئے بتلایا کہ اس اعلےٰ درجہ کے روحانی کشف میں آنحضور کے بلند مقام اور آپ کی روحانی و جسمانی عروج رفعتوں اور مادی ترقیات کی پیشگوئیاں کی گئی تھیں جو پوری ہو گئیں۔ اور بعض قیامت تک پوری ہوتی رہیں گی۔

آپ کے بعد مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے "بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل رہا ہے۔ اور قرآن مجید کے تراجم اور مساجد کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے۔ صدارتی تقریر کے بعد یہ اجلاس ۱۲ بجے شب کو بخیروخوبی ختم ہوا

۹ مارچ کا پہلا اجلاس نماز ظہر کے بعد مکرم ملک عمر علی صاحب کھوکھر احمدی رئیس ملتان کی زیر صدارت شروع ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے "جماعت احمدیہ کے عقائد" پر تفصیلی روشنی ڈالی اور دلائل بینہ سے ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ کے معتقدات قرآن کریم اور احادیث صحیحہ کے عین مطابق ہیں۔ پھر مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اپنی تقریر میں حضور کی پاکیزہ زندگی اور دعویٰ کی صداقت کو دلائل و براہین سے واضح فرمایا۔ نیز شہادات مخالفین کو بھی بطور تائید پیش فرمایا۔ آخر پر صدر صاحب نے یورپین ممالک میں اسلام کے متعلق اپنے چشم دید حالات سنا کر احباب جماعت سے اپیل کی کہ وہ اسلام اور احمدیت کی خاطر کبھی کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔

۹ مارچ کا دوسرا اجلاس بعد نماز عشاء مکرم ملک عزیز محمد خاں صاحب بی اے ایل ایل بی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل نے "فضائل اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے اسلام کی سات ایسی بے نظیر خوبیاں بیان کیں جو کسی اور مذہب میں پائی نہیں جاتیں فاضل مقرر کی اس تقریر کو حاضرین نے خصوصی دلچسپی سے سنا۔ آپ کے بعد مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے تبلیغی و تربیتی دلائل و پند و نصائح سے حاضرین کو مستفید کیا۔ یہ اجلاس دعا کے ساتھ بارہ بجے شب ختم ہوا

۱۰ مارچ کا پہلا اجلاس صبح دس بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہوا جس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد نامہ دہرایا گیا۔ پھر منصور احمد صاحب ظفر معتمد نے مجلس کی رپورٹ سنائی۔ اور محمد حنیف صاحب قمر قائد مجلس نے مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نائب صدر اول مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا مرسلہ پیغام اونچا پڑھ کر سنایا۔ پیغام کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع نے شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد مولوی (۱) عنایت اللہ صاحب نے "ہماری تنظیم اور لائحہ عمل" پر تقریر کی (۲) اور مکرم سید احمد علی صاحب سیالکوٹی نے "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔ اور (۳) مولوی احمد خاں صاحب نسیم نے "بیدار اقوام کے نوجوان" پر اور (۴) گیانی واحد حسین صاحب نے "نوجوان قوم کا قیمتی سرمایہ ہیں" پر اور (۵) مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر نے "نوجوانوں کی ذمہ داریاں" کے عنوانات پر دس دس منٹ تقریریں کیں۔ جن میں خدام کو نہایت قیمتی پند و نصائح سے تحریک علم و عمل فرمائی۔ آخر پر صدر جلسہ نے مقامی خدام کی کارگذاری پر اظہار مسرت کرتے ہوئے انہیں مزید سرگرم رہنے کی تلقین کی۔ اس اجلاس کے لئے بہاولپور اور رحیم یارخاں کے اضلاع سے بھی بعض احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ جزاہم اللہ

دوسرا اجلاس تین بجے بعد نماز ظہر و عصر مکرم مولانا ابو احمد محمد خاں صاحب مولوی فاضل پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کوٹ قیصرانی کی صدارت میں شروع ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی۔اے نائب ناظر بیت المال نے مکرم ناظر صاحب بیت المال کا ایک خصوصی مضمون جو اس موقعہ کے لئے احباب جماعت کے نام دے کر آئے تھے پڑھ کر سنایا۔ اور پھر مکرم مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ڈیرہ غازیخاں نے "فیضان و برکت محمدیؐ" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے فیوض و برکات اب بھی اسی طرح جاری ہیں۔ جیسے پہلے تھیں۔ اور آئندہ بھی جاری رہیں گی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی اور مقدس تعلیم کی مثالیں پیش کر کے ثابت کیا کہ امت محمدیہ میں مجددین کی بعثت اور سیدنا حضرت مسیح موعود کی آمد اور جماعت کی اسلامی خدمات وغیرہ یہ سب آنحضرت صلعم کے ہی فیوض و برکات کے نتائج ہیں۔ آپ کے بعد مکرم مولوی سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹی مولوی فاضل نے "نشانات و علامات امام مہدی علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی آپ نے قرآن مجید اور احادیث سے متعدد نشانات پیش کرنے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ پیشگوئیاں بھی جو پوری ہو چکی ہیں۔ حاضرین کو بتائیں اور خدائے جبار و قہار کی قسم کھاتے ہوئے کہا کہ آنیوالا امام مہدی اور مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں۔ اور جس کو شک ہو وہ بذریعہ دعائے استخارہ خدائے بزرگ و برتر سے خود معلوم کر سکتا ہے۔ آخر میں آپ نے کہا اے زمین و آسمان تو گواہ رہ کہ ہم نے تیرے مامور کی آواز کو لوگوں تک پہنچا دیا۔ اور یہ تمام در و دیوار حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر قیامت کے روز گواہ ہوں گے۔ آپ کے الفاظ دل کی گہرائیوں سے نکل کر سامعین کے قلوب میں پیوستہ ہوتے جاتے تھے۔

۱۰ مارچ کا آخری اجلاس بعد نماز عشاء مکرم سید احمد علی شاہ صاحب فاضل مربی سلسلہ کی صدارت میں شروع ہوا تلاوت اور نظم کے بعد مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے ختم نبوت کی حقیقت پر روشنی ڈالی۔ فاضل مقرر نے مخالفین کے پیش کردہ بعض اعتراضات کا بھی جواب دیا۔ پھر مکرم گیانی واحد حسین صاحب نے متفرق امور پر تقریر کی۔ جو بہت پسند کی گئی۔

آخر پر صدر جلسہ نے صدارتی تقریر کے ساتھ تمام حاضرین کا شکریہ ادا کر کے سہ روزہ جلسہ سالانہ کی کارروائی کو ختم کیا۔ ہر ایک اجلاس میں حاضری خاطر خواہ ہوتی رہی۔ لاؤڈ سپیکر کا اہتمام اور مستورات کے لئے پردہ کا عمدہ انتظام تھا۔ جلسہ میں ضلع مظفرگڑھ ملتان۔ بہاولپور رحیم یارخاں اور ڈیرہ غازی خاں کے مختلف حصوں سے احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ اشتہارات جلسہ کے علاوہ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ بھی شہر میں منادی کرائی گئی۔ جلسہ گاہ میں سائبانوں کے انتظام کے علاوہ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے جلسہ گاہ کو آراستہ کیا گیا تھا۔ اور ایک بہت بڑے کپڑے پر خوشخط لفظوں میں موٹے حروف سے لکھے ہوئے

"دس شرائط بیعت"

اور "جماعت احمدیہ کے عقائد" جلسہ گاہ کے گیٹ پر لگائے گئے تھے۔ جنہیں سینکڑوں غیر احمدی حضرات دلچسپی سے پڑھتے رہے۔

خدام نے جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے تندہی سے کام کیا۔ اور متعدد اصحاب و اطفال تلاوت اور نظموں کے ذریعہ جلسہ کی کارروائی کو دوبالا کرنے کا باعث ہوئے۔ وہ اصحاب جنہوں نے مالی طور پر اس جلسہ میں امداد فرمائی مثلاً جماعت احمدیہ ملتان شہر و چھاؤنی وغیرہ وہ سب شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرما دے نیز اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس تبلیغی و تربیتی اور اصلاحی جلسہ کے شاندار ثمرات اور نتائج ظاہر فرمائے آمین ثم آمین۔

خاکسار عبدالواحد خاں احمدی معلم ہیڈ ترقی
حال ڈیرہ غازی خاں

عازمین حج توجہ فرمائیں

امسال جس قدر احمدی دوست فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے حرمین شریفین تشریف لے جا رہے ہیں۔ وہ ہمیں اپنے مکمل پتوں اور روانگی کی تاریخوں سے مطلع فرمائیں۔ تا اخبار میں یہ کوائف شائع کرا دیے جائیں اور دوران سفر احمدی دوست ایک دوسرے سے متعارف ہو سکیں

خاکسار شبیر احمد مہتمم اصلاح و ارشاد
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

درخواست دعا

(از محترمہ بیگم صاحب سیٹھ فاضل الدین صاحب سکندرآباد دکن)

۱۔ الحمد للہ! کہ میرے محترم والد حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی معجزانہ دعا نیز جماعت کے بھائیوں اور بہنوں کی دعاؤں سے شفا عطا فرمائی۔

۲۔ میری والدہ محترمہ کو اپریشن کے بعد پاؤں میں درد کی تکلیف ہو گئی ہے۔ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ پاک ہمارے بزرگ والدین کا سایہ شفقت ہمارے سروں پر با صحت و تندرستی عمر و اقبال کے ساتھ قائم رکھے آمین۔

۳۔ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۵۷ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک پوتی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ جناب چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ منٹگمری کی نواسی ہے۔ بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ نومولودہ کی درازی عمر، خادمہ اسلام اور ہر دو خاندان کے لئے قرۃ العین بننے کی دعا فرمائیں۔ اس خوشی میں اعانت الفضل میں پانچ روپے کی رقم دے رہی ہوں۔

خاکسارہ بیگم فاضل الہ دین سکندرآباد دکن

مولانا عبدالرحیم صاحب دردؔ مرحوم کے پانچ علمی مقالے

مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل پانچ علمی مقالے آپ کی وفات کے بعد درد برادرز نے شائع کئے ہیں۔

(۱) الہام کی ضرورت (۲) کیا ہم اب بھی مسیحی رہ سکتے ہیں (۳) اسلام ہی زندہ مذہب ہے۔ (۴) اسلام اور تمدن (۵) تعاون و اشتراکیت کی اہمیت جس کا نام "The need of Co operation" ہے

کتاب کا ٹائیٹل۔ کاغذ۔ طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے جس کی قیمت صرف دس آنے ہے۔

انگریزی خوان طبقہ کے لئے اس کتاب کا مطالعہ علمی، ادبی اور تبلیغی معلومات حاصل کرنے کے لئے بیحد مفید ہے۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پڑھائیں۔

درد صاحب مرحوم کے لڑکوں نے اس کتاب کی کچھ جلدیں درد صاحب مرحوم کی طرف سے (جو مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے از قیام مجلس تا وفات قائد عمومی کے فرائض بھی سرانجام دے رہے ہیں) دفتر انصار اللہ کے چندہ میں بطور عطیہ دی ہیں تا اسے فروخت کر کے بیکمشت روپیہ ان کے چندہ میں جمع کر دیا جائے۔

اس کتاب کی خریداری سے خود علمی فائدہ اٹھانے کے علاوہ ناشرین کی مدد و حوصلہ افزائی اور مرکزیہ مجلس انصار اللہ کی اعانت کا بھی ثواب مل جائے گا۔ انگریزی دان طبقہ جلد اس کی خریداری کی طرف توجہ فرمائیں۔

ملنے کا پتہ۔ دفتر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ۔ اگر پانچ سے زائد کتب خریدنی ہوں تو براہ راست درد برادرز نکلوڈ روڈ لاہور سے طلب فرمائیں

قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ

احمدیہ سکول سیالکوٹ شہر کا جلسہ سالانہ

یہ جلسہ ۳ مارچ بروز اتوار ٹھیک ۱۰ بجے صبح زیر صدارت سیدہ فضیلت صاحبہ شروع ہوا تلاوت کلام پاک و نعت کے بعد ہیڈ مسٹریس صاحبہ احمدیہ سکول نے اپنے سکول کی سالانہ رپورٹ پیش کی۔ پھر صدر صاحبہ نے تقریر کی۔ اس کے بعد چھوٹی بچیوں نے قومی ترانہ پیش کیا جماعت پنجم کی دو لڑکیوں نے لا الٰہ الا اللہ پر مکالمہ پیش کیا۔ امۃ الہادی صاحبہ نے بعنوان "تعلیم کی ضرورت" مضمون پڑھا۔ چھوٹی بچیوں نے مکالمے اور مضمون پیش کئے۔ آخر میں بچیوں نے قومی ترانہ پیش کیا اور صدر صاحبہ نے تقریر کی۔ صدر صاحبہ نے اپنے دست شفقت سے بچوں میں انعامات تقسیم کئے۔ مہمان عورتوں کی چائے کے ساتھ تواضع کی گئی۔ اور دعا کے بعد ۲ بجے کے قریب جلسے کی کارروائی ختم کی گئی۔ نیز بچوں کو انعام بھی دیئے گئے

سیدہ مظفرہ بیگم فیضی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ شہر سیالکوٹ

منسوخ شدہ وصایا کی بحالی کا طریق

وصیت کی منسوخی کے لئے علاوہ اور وجوہ کے ایک وجہ بقایا زائد از چھ ماہ بھی ہے چنانچہ قاعدہ کے الفاظ یہ ہیں:-

"جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک چندہ وصیت ادا نہیں کرتا۔ اس کی وصیت منسوخ کی جائے اور آئندہ اس سے جب تک توبہ نہ کرے۔ کسی قسم کا چندہ وصول نہ کیا جائے اور نہ اسے کوئی عہدہ دیا جائے۔ سوائے اس کے کہ وہ اپنی معذوری ثابت کر کے اپنی وصیت کی ادائیگی کے لئے انجمن سے مہلت حاصل کر چکا ہو۔"

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ ریزولیوشن ۳۹۵/ب مورخہ ۲/۵۲/۱۲ میں اس قاعدہ میں یہ ترمیم منظور فرمائی ہے کہ

"اظہار ندامت پر چندہ عام لیا جا سکتا ہے"

پس مندرجہ بالا قاعدہ اور حضور کی منظور فرمودہ ترمیم کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن موصیوں کی وصایا بوجہ بقایا زائد از چھ ماہ منسوخ ہو چکی ہیں وہ قاعدہ مذکورہ میں حضور کی منظور شدہ فرمودہ ترمیم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ناظر صاحب بیت المال سے چندہ عام ادا کرنے کی اجازت حاصل کر لیں۔

چندہ عام ادا کرنے کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اٹھانے سے ان کو یہ سہولت ہو گی۔ کہ جب بھی اللہ تعالیٰ ان کو وصیت بحال کرانے کی توفیق دے گا تو منسوخی وصیت کے وقت کا چندہ عام ان کی طرف سے ادا شدہ ہوگا۔ اور وصیت کی بحالی کے لئے انہیں صرف وہی بقایا ادا کرنا پڑے گا۔ جو کی وجہ سے ان کی وصیت منسوخ ہوئی تھی۔

جن احباب کی وصایا اس وجہ سے منسوخ ہیں اور وہ بحال کرانا چاہتے ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی آمد سے کچھ نہ کچھ پس انداز کرتے جائیں اور جب ان کے پاس بقایا کے برابر رقم جمع ہو جائے تو اسے ادا کر کے وصیت کی بحالی کے لئے درخواست کر دیں۔ مگر پس انداز کردہ رقم بھی بعض اوقات دوسری ہنگامی ضروریات پر خرچ ہو جاتی ہے۔ اس لئے دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ وہ بقایا کی ادائیگی کے لئے ایک معقول قسط مقرر کر کے مجلس کارپرداز سے اس کی ادائیگی کے لئے منظوری لے لیں اور منظوری حاصل ہونے پر رقوم بھجواتے رہیں۔ ایسی رقوم ان کے کھاتوں میں تو درج ہوتی رہیں گی لیکن وہ موصی شمار نہیں ہوں گے بلکہ غیر موصی ہی سمجھے جائیں گے۔ جب تک ان سے بقایا کی ساری رقم وصول نہ ہو جائے۔ جس کی وجہ سے وصیت منسوخ ہوئی تھی۔ اور جب تک ان کی درخواست آنے پر وصیت بحال نہ ہو جائے۔

ان ہر دو تجویزوں میں سے کسی ایک کو وہ اصحاب بھی اختیار کر سکتے ہیں جن کی وصایا بوجہ عدم تکمیل یا کسی دوسری وجہ سے داخل دفتر ہیں۔ کیونکہ وہ بھی موصیوں میں شمار نہیں ہیں جب تک کہ ان کی وصیت مکمل ہو کر منظور نہ ہو جائے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

ایک معلم کی ضرورت

جناب مرزا رشید احمد صاحب کی اسٹیٹ نسیم آباد میں ایک ماسٹر کی ضرورت ہے۔ چوتھی اور پانچویں جماعت کے بچوں کو پڑھانا ہوگا۔ اور امام مسجد کے فرائض بھی ادا کرنا ہوں گے۔ اگر ماسٹر صاحب بال بچہ دار ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔ تنخواہ مبلغ ۶۰/۰ روپے ماہوار اور ایک من گندم ہو گی۔ خواہشمند احباب اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

محمد افضل نسیم آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ

نتیجہ امتحان کتاب "اسلام میں اختلافات کا آغاز"

مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی

نام	نمبر
۱۔ ملک محمد نواز خان صاحب شبنم	۷۸ نمبر
۲۔ چوہدری بشارت احمد صاحب بی اے	۶۴ "
۳۔ ملک محمد احمد صاحب	۶۳ "
۴۔ راجہ نصیر الدین صاحب	۵۳ "
۵۔ چوہدری محمد طفیل صاحب	۵۱
۶۔ چوہدری ریاض احمد صاحب	۴۹
۷۔ مرزا بشیر احمد صاحب	۴۸

نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

پاکستان اور اقوام متحدہ

غیر ممالک سے تعلقات کے معاملہ میں پاکستان کا مقصد ہمیشہ اقوام متحدہ کے منشور سے ہم آہنگ رہا ہے۔ یعنی بین الاقوامی امن اور سلامتی برقرار رکھنا۔ مساوی حقوق اور قوموں کے حق خود اختیاری کی بنیاد پر قوموں سے دوستانہ تعلقات بڑھانا۔ بین الاقوامی اقتصادی معاشرتی اور انسانی مسائل کے حل میں تعاون کرنا اور تمام انسانوں کے حقوق آزادی کے جذبۂ احترام کو فروغ دینا۔

پاکستان کیطرف سے نئے ارکان کا خیر مقدم

پاکستان نے گزشتہ سال اقوام متحدہ کے پانچ نئے ارکان کا خیر مقدم کیا۔ یہ ارکان ٹیونیشیا۔ مراقش۔ سوڈان۔ جاپان اور گھانا ہیں۔ پاکستان نے ٹیونیشیا اور مراقش کی جدوجہد آزادی میں خاص دلچسپی لی اور جب ان ممالک کو آزادی ملی۔ تو پاکستانیوں نے بڑی خوشی منائی۔ سوڈان کی مکمل خود مختاری کے حصول میں پاکستان کا ہاتھ رہا ہے اقوام متحدہ میں جاپان کے داخلہ سے پاکستان کو بڑی خوشی ہوئی ہے

کمیٹیوں میں پاکستان کی خدمات

پاکستان کو پھر مشاہدہ امن کے کمیشن کا رکن منتخب کیا گیا ہے۔ جس کا کام یہ ہے کہ اس علاقے کے حالات کا مشاہدہ کر کے رپورٹ پیش کرے۔ جہاں بین الاقوامی کشمکش برپا ہو۔ اور امن کو خطرہ لاحق ہو پاکستان ایک امن پسند ملک کی حیثیت سے اپنے قیام کے وقت ہی سے اس کمیشن سے منسلک ہے۔

پاکستان اس وقت سے پر امن مقاصد کے لئے ایٹمی توانائی کی ترقی سے بڑی دلچسپی رکھتا ہے۔ جب صدر آئزن ہاور نے اس منصوبہ کو پہلی مرتبہ پیش کیا۔ اس کے نتیجہ میں پاکستان بین الاقوامی ایٹمی توانائی کی ایجنسی کے ابتدائی کمیشن کا رکن منتخب ہوا۔

اقوام متحدہ کے اقتصادی شعبہ میں پاکستان حسب سابق اقتصادی اور معاشرتی کونسل کے رکن کی حیثیت سے اہم خدمات انجام دے رہا ہے۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ پاکستان ۹ سال میں تیسری مرتبہ اس کونسل کا رکن منتخب ہوا ہے۔ اس رکنیت کی مدت جنوری ۱۹۵۷ء سے تین سال ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ اس لئے کہ ۸۰ ارکان میں صرف ۱۸ منتخب ہوتے ہیں

اقتصادی سرگرمیوں پر زور

پاکستان نے اس بات پر ہمیشہ زور دیا ہے کہ کم ترقی یافتہ ممالک کو کافی اقتصادی امداد کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے پاکستان نے اقتصادی اور معاشرتی کونسل نیز جنرل اسمبلی میں ہمیشہ ان قراردادوں کی حمایت کی۔ جو امداد اور کم سود طویل المیعاد قرضوں کے لئے اقوام متحدہ کے ایک خصوصی فنڈ کے قیام سے متعلق تھیں۔ اس کے علاوہ پاکستان نے ایک بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن اور عالمی غذائی ذخیرہ کے قیام کی قراردادیں پیش کیں۔ پاکستان نے مذکورہ کونسل میں اس بات پر زور دیا کہ غذائی ذخیرہ ایشیائی ممالک کے لئے خاص طور پر اہم ہے۔ اس لئے کہ یہاں کی آبادی تقریباً فاقہ کش رہتی ہے اور ہمیشہ قحط کا خدشہ لگا رہتا ہے۔

بین الاقوامی مالیاتی کارپوریشن کے قیام کے سلسلہ میں پاکستان کی کوششیں بار آور ہوئیں اور یہ کارپوریشن جولائی ۱۹۵۶ء سے وجود میں آئی۔

عالمی غذائی ذخیرہ اور اقوام متحدہ کے خصوصی فنڈ کی قرارداد کی مخالفت ہوئی لیکن اسے مذکورہ کونسل اور جنرل اسمبلی میں زندہ رکھا گیا ہے۔ تاکہ آگے چل کر کامیابی حاصل ہو۔

پاکستان میں سڑکوں کی تعمیر

صوبوں کو مرکزی حکومت کی امداد

پاکستان میں کل سڑکوں کی لمبائی ۱۹۴۷ء کے ۴۴۷۰۰ میل سے بڑھ کر ۶۰۲۶۰ میل ہو گئی ہے۔

قانونی اعتبار سے "سڑکیں" صوبائی حد میں شامل ہیں اور مرکزی حکومت کا محض یہ کام ہے کہ وہ موجودہ سڑکوں کی تعمیر اور بہتری کے واسطے مالی امداد دے۔ سڑکوں کی بہتری کا پہلا اقدام ۱۹۴۹ء میں کیا گیا تھا جبکہ ایک سنٹرل روڈ فنڈ کی بنیاد پڑی۔ اس فنڈ نے صوبوں کو ۵۷-۱۹۵۶ء تک ۳۱۵۴۶ ملین روپیہ دئیے ہیں مغربی پاکستان کے دونوں صوبوں کے لئے ترقیاتی قرضہ کی ۱۸۵۰۶۴ ملین روپیہ کی رقم منظور کی گئی ہے مرکزی حکومت نے ۵۷-۱۹۵۶ء تک سنٹرل روڈ فنڈ اور قومی اہمیت کے سڑکوں کے فنڈ اور ترقیاتی قرضوں کے ذریعہ صوبائی حکومتوں کو ۶۷۹۶۳۰۸ ملین روپے دئیے ہیں۔

مختلف منصوبے

بین الاقوامی تعاون کی نظامت (آئی سی اے) امداد کے تحت حال ہی میں تین منصوبوں پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ جن میں پہلا منصوبہ مشرقی پاکستان کی سڑکوں کی ترقی کے تربیتی پروگرام سے متعلق ہے۔

بین الاقوامی تعاون کی نظامت نے اس منصوبے کے لئے ۱۰۹۲۰۰۰ ڈالر کی رقم مقرر کی ہے۔ اس پروگرام کے تحت دوسرا منصوبہ سابق بلوچستانی ریاستوں کی یونین کی سڑکوں کا منصوبہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت لسبیلہ اور قلات کے راستے کراچی اور کوئٹہ کے درمیان براہ راست سڑک تعمیر کرائی جائے گی تو ۱۵۰ میل کا فاصلہ کم ہو جائیگا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور سفر کا آدھا وقت بھی کم ہو جائے گا۔

بین الاقوامی تعاون کی نظامت کی امداد کے تحت تیسرا منصوبہ پاکستانی شاہراہ کے سلسلہ اور ریسرچ کے تحقیقاتی پروگرام سے متعلق ہے۔ اس منصوبہ کا مقصد ٹریفک کے اعداد و شمار وغیرہ جمع کرنا اور سڑکوں کے مرکزی ادارہ کے ذریعہ سڑک کی ریسرچ کو وسیع کرنا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر دو منصوبوں کی دیکھ بھال بھی اس منصوبہ کا مقصد ہے۔

لاہور میں ایک ریسرچ کا تجربہ خانہ قائم ہے۔ جس میں سڑکوں اور پلوں سے متعلق مسائل پر تحقیقات کی جاتی ہے۔ اس تجربہ خانہ کا خرچ مرکزی اور مغربی پاکستان کی حکومت نصف نصف کی بنیاد پر برداشت کرتی ہے۔

مرکزی حکومت نے ۱۹۵۱ء میں صوبوں کے مشورہ سے پنجاب۔ سرحد اور سندھ کے سابق صوبوں میں مسافروں کی موٹر گاڑیوں کو صوبوں کے تحت کر دیا گیا۔

سڑک کے ذریعہ چلنے والی گاڑیوں کی تعداد میں بھی کافی اضافہ ہوا ہے۔ ۱۹۵۴ء میں ۴۳۶۰۹ گاڑیوں کی تعداد تھی۔ سائیکلوں کی تعداد پورے پاکستان میں ۲۱۳۸۸۸۴ ہے۔

سڑک کی حفاظتی کونسل قائم کی گئی ہے جو مرکزی اور صوبائی حکومتوں کو سڑک پر حادثات کی روک تھام کے متعلق مشورہ دے گی۔

مرکزی حکومت نے مرکزی روڈ فنڈ سے کراچی نظام کو ۳۰۹۱۶ روپے دئیے ہیں تاکہ کراچی میں ٹریفک لائٹ کنٹرول کا انتظام کیا جا سکے ٭

درخواست ہائے دعا

(۱) لفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب بلڈ پریشر اور فالج سے بیمار ہیں اور C.M.H لاہور چھاؤنی میں علاج کے لئے داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

صوبیدار کرم الدین

(۲) میرے پوتے کے چھت پر سے گر جانے کے سبب سر پر بہت چوٹ آئی ہے احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی میانی ضلع سرگودھا

(۳) مؤرخہ ۹ اپریل سے انٹرمیڈیٹ کے امتحان شروع ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت تمام احمدی طلباء کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رشید احمد ایجنٹ الفضل سرگودھا

(۴) میری چار لڑکیاں امسال ایف اے سیکنڈ ایئر اور ایف اے کے فرسٹ ایئر کے امتحانات میں شامل ہو رہی ہیں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

چوہدری محمد عبداللہ اینڈ سنز ڈائرکٹر ہاؤس مشن روڈ کوئٹہ بلوچستان

(۵) بشارت احمد صاحب شاد امسال سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہا ہے احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

محمد جمیل مصری شاہدرہ لاہور

پاکستان بھر میں عالمی یوم صحت منایا گیا

عوام کو وباؤں اور بیماریوں کے خلاف جدوجہد کا مشورہ

کراچی ۸ اپریل۔ کل پاکستان بھر میں عالمی ادارہ صحت کے زیر اہتمام بین الاقوامی "یوم صحت" منایا گیا۔ اس موقع پر مشرقی و مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں خاص تقاریب منعقد ہوئیں۔ اور ماہرین صحت و طب نے مختلف موضوعات پر تقاریر کیں۔

کراچی میں آج شام عالمی یوم صحت کے سلسلہ میں دستاویزی فلمیں دکھائی گئیں ریڈیو پاکستان نے بھی آج شام خاص پروگرام نشر کئے گرل گائڈ کے زیر اہتمام بچوں کی صحت کے مقابلے ہوئے۔ جس میں انعامات بھی دئے گئے

ڈھاکہ میں صوبائی وزیر صحت مسٹر دھریند رناتھ دت کی زیر صدارت ایک عام جلسہ بھی ہوا۔ بعد میں صحت کی ایک نمائش کا افتتاح ہوا۔ اور بے۔ سی شو منعقد کیا گیا۔

لاہور میں ایک مجلس مباحثہ ہوئی جس کا موضوع "اچھی صحت کے لئے کس قسم کی اور کتنی خوراک چاہیئے" تھا۔ بعد میں ایک جلسہ عام بھی ہوا۔ میونسپل ہال میں ایک مجلس مباحثہ منعقد ہوئی۔ موضوع زیر بحث اچھی صحت کے لئے متوازن خوراک کی اہمیت تھا۔

پشاور میں میونسپل کمیٹی کے زیر اہتمام ایک "صحت نمائش" منعقد کی گئی۔ اپوا کی مقامی شاخ نے بے۔ سی شو کا اہتمام کیا۔ کوئٹہ کے ٹاؤن ہال میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں بتایا گیا کہ صحت کی بہتری اور بیماریوں کی روک تھام میں خوراک کا کیا مقصد ہے

عالمی یوم صحت کے سلسلہ میں مقامی گورنمنٹ کالج میں بھی ایک جلسہ کیا گیا

صوبائی محکمہ صحت کے سیکرٹری خان عطاء اللہ خان نے یوم صحت کے موقع پر صحت و صفائی اور احتیاطی ادویہ کے مرکز لاہور کے ڈاکٹروں اور عملہ کے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحت کے لئے خالص غذا ضروری ہے۔ آپ نے صوبہ میں غذائی قلت کی مذمت کی اور اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ جو صوبہ کسی وقت جنوبی ایشیا میں غذائی اجناس کا ذخیرہ منصور کیا جاتا تھا۔ وہ آج غذائی قلت سے دوچار ہے

آپ نے غذائی اجناس کی فروخت سے غیر معمولی منافع حاصل کرنے کے لئے سمگلنگ کے رجحانات کی بھی مذمت کی۔ اور اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ نفع خوری کے رجحان نے چند لوگوں کو غذائی اجناس میں آمیزش ایسے غیر انسانی جرم کا ارتکاب کرنے کی جرأت دلائی ہے۔ آپ نے اس ادارہ میں زیر تربیت سینیٹری اور فوڈ انسپکٹرز پر زور دیا کہ جب وہ فیلڈ میں جائیں۔ تو اس مردم کشی جرم کا سختی سے استیصال کریں۔

اس سے پہلے بعض اور ڈاکٹروں نے بھی صحت سے متعلقہ مسائل پر تقاریر کیں۔ بعض مقررین نے حکومت کی توجہ خالص خوراک کی بہم رسانی کی طرف مبذول کرائی اور حکومت کو اس مقصد کے لئے مناسب اقدامات کرنے کا مشورہ دیا

ملکہ الزبتھ آج فرانس جائیں گی

لندن ۸ اپریل۔ ملکہ برطانیہ اور ڈیوک آف ایڈنبرا آج چار روز کے لئے فرانس کے سرکاری دورہ پر پیرس جا رہے ہیں

پاکستان کے الزامات کی تردید

نئی دہلی ۸ اپریل۔ ہندوستان کی وزارت بحالیات کے ایک ترجمان نے کل یہاں ایک بیان میں پاکستان کے اس الزام کی تردید کی کہ ہندوستان متروکہ جائیداد کے متعلق کسی سمجھوتے یا یقین دہانیوں سے پھر گیا ہے۔ ترجمان نے اس الزام کی بھی تردید کی ہے کہ ہندوستان نے باہمی بنیادوں پر دعاوی کے موقع پر تصدیق کے لئے پاکستان کی تجاویز کے متعلق جو اتفاق ظاہر کیا تھا اس وقت اس کے ذہن میں کوئی اور بات تھی

قبرص کا واحد حل جزیرہ کی تقسیم ہے

استنبول ۸ اپریل۔ ترکیہ کے وزیر اعظم مسٹر عدنان مینڈریز نے آج یہاں برطانوی سفیر سر جیمز سے ملاقات کی اور انہیں قبرص کے تازہ ترین حالات کے متعلق ترکیہ کے نقطہ نظر سے آگاہ کیا۔ ایک باخبر ذریعے کے مطابق مسٹر مینڈریز نے برطانوی سفیر کو بتلایا کہ ان کی حکومت قبرص کے یونانی لیڈر آرچ بشپ میکاریوس کو تسلیم نہیں کرتی۔ مسٹر مینڈریز نے مزید کہا کہ اس مسئلے کا بہترین حل جزیرے کی تقسیم ہے۔ لندن میں ترکیہ کے نئے سفیر مسٹر نوری برجی بھی ملاقات کے وقت موجود تھے۔

آج صبح قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے

متعدد مسودہ ہائے قوانین زیر غور آنے کی توقع

کراچی ۸ اپریل۔ قومی اسمبلی کا اجلاس آج صبح دس بجے شروع ہو رہا ہے۔ بیشتر ارکان اسمبلی کراچی پہنچ گئے ہیں۔ اور بعض آج سویرے متوقع ہیں۔

قومی اسمبلی کے اجلاس کے پہلے روز (۸ اپریل) وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی جو وزیر آبادکاری بھی ہیں۔ مغویہ خواتین کی بازیابی سے متعلقہ آرڈی نینس مجریہ ۱۹۴۹ء میں مزید ترمیم کے لئے ایک بل پیش کریں گے۔

مرکزی وزیر صحت مسٹر ظہیر الدین یونانی اور ویدک اور یونانی طریق علاج کے پریکٹیشنرز کی رجسٹریشن اور ان کی فنی قابلیت میں باقاعدگی پیدا کرنے کے متعلق بل پر غور اور اس بل کو منظور کرانے کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

وزیر صحت ریڈ کراس سوسائٹی ایکٹ مجریہ ۱۹۲۰ء کے ترمیمی بل کو زیر بحث لانے کی تحریک پیش کریں گے۔

وزیر خزانہ سید امجد علی یہ تحریک پیش کریں گے کہ بحری محاصل کے ایکٹ مجریہ ۱۸۷۸ء لینڈ کسٹمز ایکٹ مجریہ ۱۹۲۴ء اور تجارت ایکٹ میں مزید ترمیم کے لئے بل سے متعلق سلیکٹ کمیٹی کی سفارشات پر غور کیا جائے گا۔

پارلیمانی امور اور قانون کے وزیر سردار امیر اعظم خان وزارت قانون کی مشاورتی مجلس قائمہ برائے ۵۸-۱۹۵۷ء کے لئے پانچ ارکان کے انتخاب کی تحریک پیش کریں گے۔ سردار امیر اعظم خان وزیر اطلاعات و نشریات کی حیثیت سے وزارت اطلاعات و نشریات کو متعلقہ امور پر مشورے دینے کی غرض سے ایک مشاورتی مجلس قائمہ کے پانچ ارکان کے انتخاب کی بھی تحریک پیش کریں گے۔ وزیر صحت اور وزیر محنت بھی اپنی اپنی وزارتوں کے لئے ایسی مجالس قائمہ کے ارکان کے انتخاب کی تحاریک پیش کریں گے۔

آج کے اجلاس میں بعض اور دستاویزات بھی ایوان میں پیش کی جائیں گی۔

راوی اور چناب میں سیلاب

لاہور ۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ دریائے راوی جسڑ کے قریب شدید طغیانی کی حالت میں ہے۔ کل شام چار بجے جسڑ کے قریب دریا میں پانی کا نکاس ایک لاکھ کیوسک تھا یہ پانی آج صبح شاہدرہ سے متوقع ہے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق دریائے چناب بھی سخت سیلاب کی حالت میں ہے۔ کل شام خانکی ہیڈورکس کے قریب دریا کا نکاس دو لاکھ اسی ہزار کیوسک تھا۔

دونوں دریاؤں میں ایکا ایکی اس سیلاب سے ان دریاؤں کے کناروں کے دیہات کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

کراچی ۸ اپریل۔ معاشرتی بہبود کی قومی کونسل نے طلباء بہبود کی انجمن کے لئے سالانہ دو ہزار روپے کی رقم منظور کی ہے۔

تطوان ۸ اپریل۔ سلطان مراکش سیدی محمد بن یوسف نے شاہ ایران کو مراکش کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے۔

ضروری تصحیح

اخبار الفضل مورخہ ۳۰/۳/۵۷ میں غلطی سے چوہدری عبدالرشید صاحب پریذیڈنٹ چونڈہ لکھے گئے ہیں۔ اصل میں چوہدری صاحب موصوف جماعت احمدیہ سکھروڑہ کے پریذیڈنٹ مقرر ہوئے ہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

اعلان

چوہدری صدر الدین صاحب محرر نظارت ہذا بلا اجازت غیر حاضر ہیں۔ جانے سے پہلے انہوں نے کسی دوسرے محرر کو اپنے کام کا چارج بھی نہیں دیا تھا۔ لہذا انہیں تاریخ غیر حاضری سے صدر انجمن احمدیہ کی کارکنی سے برخاست کیا جاتا ہے۔

ناظر بیت المال۔ ربوہ

درخواست دعا

میرے ایک لڑکے نے محکمانہ امتحان دینا ہے۔ دوسرے نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ تیسرا میڈیکل کے تیسرے سال کا امتحان دے رہا ہے درویش احباب و بزرگان سلسلہ ان سب کی نمایاں کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

مرزا معظم بیگ۔ افسر لنگر خانہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۷